71239 ـ خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا اور خاوند کا مال اکٹھا کرنا

سوال

میں ملازمت کرتی ہوں، اور اپنی تنخواہ سے خاوند کی لاعلمی میں کچھ رقم جمع کر لیتی ہوں، اور گھریلو اخراجات کے لیے خاوند جو پیسے دیتا ہے اس میں سے بھی کچھ نہ کچھ جمع کر لیتی ہوں، میری نیت یہ ہے کہ آئندہ مستقبل میں ہمارے کام آئیں گے، کیا میں اس طرح خاوند کو دھوکہ تو نہیں دے رہی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر خاوند بیوی کو گھریلو اخراجات کے لیے محدود مبلغ دیتا ہوں اور بیوی اپنی بہتر تدبیر کے لیے ذریعہ اس میں سے کچھ نہ کچھ بچا کر رکھ لے کہ آئندہ مستقبل میں کام آئیگا، تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ وہ ایسا کرنے پر شکریہ کی مستحق ہے، لیکن ایك شرط ہے کہ:

1 ـ اس میں خاوند کے لیے دھوکہ یا جھوٹ نہ ہو، مثلا خاوند سے ایسی اشیاء کا مطالبہ کرے جن کی انہیں ضرورت نہ ہو، اور پھر وہ اشیاء نہ خریدے بلکہ اس کے پیسے جمع کر لے، یا پھر غیر ضروری اشیاء کی خریداری میں مبالغہ سے کام لے اور پیسے ملنے کی صورت میں ان اشیاء میں سے تھوڑی بہت خرید کر باقی پیسے جمع کر لے، اس میں جھوٹ اور دھوکہ ہے یہ نہیں ہونا چاہیے.

2 ـ پیسے جمع کرنے میں اولاد اور خاوند کو تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، کیونکہ خاوند نے اسے یہ پیسے تو گھریلو ضروریات کی خریداری کے لیے دیے ہیں.

3 ـ جمع کردہ رقم عموما گھریلو مصلحت کے لیے ہو نہ کہ ذاتی مصلحت کے لیے، یا پھر اس لیے جمع کرے کہ اس سے ایسی اشیاء خرید سکے جو خاوند پسند نہیں کرتا، اگر اس لیے ہو تو پھر جمع کرنا صحیح نہیں ہوگا.

4 ـ خاوند نے اسے پیسے جمع کرنے سے منع نہ کر رکھا ہو، کیونکہ یہ مال خاوند کی ملکیت ہے، اور وہ اس مال کے تصرف میں آزاد ہے.

اس لیے جب مندرجہ بالا شروط پائی جائیں تو بیوی نے جو کچھ جمع کر رکھا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ

حسن تدبیر میں شامل ہوگا.

رہا بیوی کی اپنی تنخواہ میں سے پیسے جمع کرنا تو اسے جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ تنخواہ تو بیوی کی اپنی ملکیت ہے خاوند کی نہیں، اس لیے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتی ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (21684) اور (48952) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .